فتاوی

سوال :- ایک واعظ نے بحوالہ بخاری شریف دورانِ وعظ میں یہ ذکر کیا کہ جب عزرائیل فرشتہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ایک طمانچہ مار کر آنکھ نکال دی کیا یہ حدیث صحیح ہے اور بخاری شریف کے کس باب میں ہے اگر حدیث صحیح ہے تو ایسا کرنا کیا نبی کی شان کے خلاف نہیں ہے۔ محمد الدین خطیب جامع مسجد ابدالیان پوران ضلع گجرات

جواب :- حدیث مسئول عنہ بخاری شریف ص ۱۷۸ و ۴۸۴ جلد اول میں بایں الفاظ مروی ہے عن ابی ہریرۃ قال ارسل ملک الموت الی موسیٰ علیہ السلام فلما جاءہ صکہ فرجع الی ربہ فقال ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت فرد اللہ علیہ عینہ فقال ارجع فقل لہ یضع یدہ علی متن ثور فلہ بکل ما غطت بہ یدہ بکل شعرۃ سنۃ قال ای رب ثم ماذا قال ثم الموت قال فالآن الحدیث اور یہ حدیث مسلم شریف جلد ۲ ص ۲۶۷ اور نسائی شریف میں بھی مروی ہے ملاحدہ اور نیچری اس حدیث کو نہیں مانتے کہ کسی پیغمبر کی شان سے بعید ہے کہ وہ فرشتہ اجل کو بلا قصور مار دے یہاں تک کہ اس کی آنکھ پھوٹ جاوے۔ نیچریوں کا دستور ہے کہ جو حدیث ان کے فہم و عقل سے بالا ہوتی ہے اس کا انکار کر دیتے ہیں اور اگر قرآن کا کوئی مضمون ایسا ہو تو اس کی مضحکہ خیز تاویل کرتے ہیں جو درحقیقت معنوی تحریف ہوتی ہے ایسے سطحی النظر اور بے باک لوگوں سے یہ پوچھنا بے محل نہیں ہوگا کہ اگر یہ حدیث خلافِ عقل ہے تو کیا نبی کا غصہ میں بے قابو ہو کر بڑے بھائی کے سر اور داڑھی کے بال پکڑ کر گھسیٹنے یا نوچنے کی کوشش کرنا قرینِ عقل ہے یہ جہلا اس آیت کا کیا جواب دیں گے قَالَ یَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْیَتِی وَلَا بِرَأْسِی (قرآن مجید) امام ابن خزیمہ اور ابن قتیبہ وغیرہ نے اس جاہلانہ اعتراض کا مفصل جواب دیا ہے ملاحظہ ہو عینی شرح بخاری جلد ۴ ص ۱۶۵۔ اور نووی شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۶۷۔

سوال :- قرض حسنہ میں زکوۃ ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو قرض خواہ پر ہے یا مقروض پر۔

جواب :- قرض دو قسم کا ہوتا ہے (۱) قرض خواہ جب چاہے اسکو وصول کر سکے اور اس کی وصولی میں زحمت نہ اٹھانی پڑے ایسے قرض میں ہر سال قرضخواہ کے ذمہ زکوۃ فرض ہے لیکن قرضخواہ کو اختیار ہے کہ ہر سال زکوٰۃ ادا کر دیا کرے یا جب قرض وصول کرے تو تمام گذشتہ سالوں کی اکٹھا ادا کر دے۔ یروی ذلک عن علیؓ۔ وبھذا قال الثوری وابو ثور واصحاب الرای واحمد وقال الشافعی علیہ اخراج الزکاۃ فی الحال وان لم یقبضہ۔

(۲) اس کا وصول ہونا مشکل یا ناممکن ہو۔ ایسے قرض میں زکوۃ نہیں ہے۔ وھو قول قتادۃ واسحق وابی ثور واھل العراق وروایۃ عن احمد فلا تجب عندھم الزکوۃ فی الضمار واذا وصل الی صاحبہ یستانف بہ حولا۔ والتفصیل فی المصنف والمحلی لابن حزم ج ۶ ص ۱۰۳۔